

صحیح

شریف

امام غفرلہ شرح نبویؐ

۴۲۲ء افادیش نبوی کا الحج پر زور ایمان و فوز ذخیرہ

ترجمہ علامہ محمد وحید الرحمن

ناشر: محمد الراحمان پبلشرز لاہور

۴۲۲ احادیث نبوی کا شرح پر قزاور ایمان و فوز و خیر



امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الرحمنؒ

نام کتاب
مصحح
شریف

تالیف: امام مسلم بن الحجاج

ترجمہ: علامہ وحید الرحمن

جلد: اول

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۴ء

COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by nomani
kutab khana Lahore Pakistan.
No part of this publication
may be translated, reproduced,
distributed in any form or by
any means or stored in a data
base retrieval system, without
the prior written permission of
the publisher.

الْأَنْبِيَاءُ مِنْ نَحْنُ إِنَّا قَدْ لَغَطِينُ مِنَ الْآيَاتِ مَا
مِثْلَهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُودِعْتُ
وَحْيًا أَوْحَى إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَتَكُونَ آمِنًا مِثْلَهُ
لَا يَأْتِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝

مل چکے تھے پھر ایمان لائے اس پر آدمی لیکن مجھ کو جو مجرّم ملا وہ
قرآن ہے جو اللہ نے بھیجا میرے پاس (ایسا مجرّم کسی ظالم کو نہیں
ملا) اس لیے میں امید کرتا ہوں کہ میری پیروی کرنے والے
سب سے زیادہ ہوں گے قیامت کے دن۔

۳۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِيَدِهِ لَا يَسْتَمِعُ بِي أَخَذَ مِنْ عِلْمِهِ الثَّامِنَةُ يَهُودِيًّا

۳۸۶- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم
ہے اس کی جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے اس زمانے کا (یعنی
میرے وقت اور میرے بعد قیامت تک) کوئی یہودی یا نصرانی (یا

معاشرہ) نہ کرے۔ کوئی ان سے چھپے نہ لے عربی زبان میں کیا ایات پڑھائی ہے اور صرف دلوں میں جانتے ہو یا نہیں تو جواب ملتا ہے کہ
نہیں ایمان اللہ سینڈی کو بھی رسالہ ہوا۔ بڑے بڑے عرب کے اہل زبان تو قرآن کو سن کر حیران ہو گئے اور ایمان لائے اور آج تک اس کی
خاصیت اور بلاغت اور طرز بیان بہ شکل ہونے کا اقرار کرتے ہیں ہر کس کے گوشے اور ہندی روز مجھے کھوسٹ جن کی کوئی سلطانوں کی
حکومت میں گئے کوئی مجھے مسلمانوں کے مسلح بن کر بیٹھے ہیں اور یہ مسلح کرتے ہیں کہ حدیث اور قرآن کو ختم کرتے ہیں لاجلہ و لا قوت
اللہ اللہ پھر رسول مقبول نے اس حدیث میں فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میری پیروی کرنے والے زیادہ ہوں گے قیامت کے دن یہ بھی آپ کا
ایک مجرّم ہے کہ آپ کی دعوت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ایسی روشنی بخشی کہ مغرب سے مشرق تک پھیل گیا اور بڑی بڑی اسلامی
مسلمانوں نے فتح کیں اور جس امید آپ نے کی تھی ویسے ہی اللہ تعالیٰ نے کرا کھلا اللہ کا شکر ہے اس کی نعمتوں پر جو بے انتہا ہیں اے خدا ایسے تو
نے پہلے اسلام کو ترقی بخشی تھی اور کائنات میں اس فساد پر کیا تھا ایسے ہی اس زمانے میں بھی اسلام کی حد کو اور اپنے لیے دین اور اپنے فضل و کرم سے
مسلمانوں کے دلوں کو مضبوط کرنا کہ وہ پھر تیرے دین کی ترقی میں مصروف ہوں اور دہائی میں ایک نئی اور عزت اور آخرت میں ثواب اور جنت
جاصل کریں۔ آمین یا رب العالمین۔

(۳۸۶) خدا تعالیٰ نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگلی شریعتیں سب منسوخ ہو گئیں اللہ نے پیغمبر کی شریعت سے اور یہ بات نقل کی کہ جس
کو اسلام کی دعوت پہنچی اور مضبوط ہے کیونکہ یہ قاعدہ ماحول میں ثابت ہو چکا ہے کہ شریعت آتے سے بیشتر کوئی حکم انسان پر نہیں ہو سکتا اگلی
اگرچہ اس زمانے میں مسلمان ہر ایک ملک اور ولایت میں پھیل گئے ہر دہائی کے سب اپنے دہائی کے کاموں میں مصروف ہیں اور دین کو
انہوں نے ہلانے شروع کر دیا ہے الاما شاء اللہ۔ دین کی دعوت کا غرض کہ تو کیا وہ عام مسلمانوں کو بھی دین کے احکام نہیں بتلائے یہاں تک کہ اکثر
مسلمان شریعت کے احکام سے بالکل بے واقف ہو گئے ہیں اور صرف نام کے لیے مسلمان کہے جاتے ہیں یہ دعوت دین کی ایسی ضروری چیز ہے کہ
ہر ایک پیغمبر نے اپنی ساری عمر اس میں صرف کی ہے اور اس کا کام ہے حد کو بڑھانا ہے جب حق تعالیٰ کے پاس خدایہ لے گئے
قرآن کے حواریوں نے دین کی دعوت پہنچا اور شرع کی اور باوجودیکہ ان کے مخالف اور اور ان کے حاکم تھے ہر اگر اس دعوت نے رفعت
ایسا نہ کیا کہ ان لوگوں کی قوت نہ تھی اور ہزاروں لاکھوں ان میں سے بھائی ہو گئے اور جیسائیوں کی قوت یہاں تک بڑھی کہ ساری دنیا میں ان کا
دین پھیل گیا چنانچہ اللہ نے زمانے تک اس دعوت کا اثر باقی ہے اور اب تک یہ دعوت عالم و دعوت کو نہیں بھڑکتے اور اس دن قرآن و تفسیر
سے یہودی مذہب کو تائب اور بد دہیہ ہیں اور جس ملک کے لوگوں کو سنتے ہیں کہ وہ دین یہودی سے بدعت ہیں وہاں فوراً ایسے ہو سکتے ہیں جتنے
ہیں اس کام میں چاہے جان بدست چاہے عزت سب قبول ہے وہ اپنا دین بدعت لانے کے لیے سب گواہ کر لیتے ہیں۔ یا افسوس ہے کہ جو

وَلَا تَصْرَافُوهُ فَمِمْ ثَمَنُهَا وَلَكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
أَرْسَلْتُ بِهِ إِلَى كَثِيرٍ مِّنْ أَصْحَابِ الْغُلُوِّ))

۳۸۷- عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولًا مِنْ أَهْلِ
مُرَاَسَاتِنَ سَأَلَ الشَّعْبِيَّ فَقَالَ يَا أَبَا غَسْبِرٍ إِنَّ مِنْ
بَيْنَنَا مِنْ أَهْلِ مُرَاَسَاتِنَ يُقْرَأُونَ فِي الرُّسُلِ بِإِذَا
أَخْبَرْتُ أُمَّتَهُ ثُمَّ تَرَوْنَهَا فَهِيَ كَالرَّادِيَةِ بِذَلِكَ
فَقَالَ الشَّعْبِيُّ حَتَّى أَهْبُ مُرَّةً ثُمَّ لَيْسَ مُرْسَى
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ ((لَقَالَةَ يُؤْمِنُونَ أَجْرَهُمْ مَوْتَيْنِ رَجُلٍ مِنْ
أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَأَنزَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بِهِ وَاتَّبَعَهُ وَصَلَفَهُ فَلَمْ

اور کوئی دین والا) میرا حال سے پھر ایمان نہ لاوے اس پر جس کو
میں دے کر بھیجا گیا ہوں (یعنی قرآن) تو جہنم میں جاوے گا۔
۳۸۷- ایک شخص نے جو مرسلان کا رہنے والا تھا صحتی سے پوچھا
کہ اہل مرسلان کے لوگ کہتے ہیں جو شخص اپنی لٹری کو آزاد
کرے پھر اس سے نکاح کر لے تو اس کی مثل ایسی ہے جیسے کوئی
ہدی کے چاند پر سودی کرے۔ صحتی نے کہا مجھ سے بیان کیا
ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے انھوں نے ابو موسیٰ اشعریٰ اپنے باپ
سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمیوں کو دہرا ثواب ملے گا
ایک تو اس شخص کو جو اہل کتاب میں سے ہو (یعنی یہودی یا
نصاری) ایمان لایا ہو اپنے پیغمبر پر پھر میرا زمانہ پاوے اور مجھ پر
بھی ایمان لاوے اور میری پیروی کرے اور مجھ کو سہا جانے تو اس

حق مسلمان اس سے بالکل غافل ہیں اور ان کے ظاہر مولوی غزوہ دہلی سوائے آدم سے رو نہیں کھانے کے دین کا کوئی کام نہیں کرتے نہ سفر
کرتے ہیں نہ روزگ کے اقوم کی زبانیں سیکھتے ہیں نہ اور زبانوں میں باسٹم کی کتابیں کلاور قرآن کا ترجمہ پھیلاتے ہیں۔ ہائے نصاریٰ نے اپنی
واقفیت کے واسطے قرآن کا ترجمہ انگریزی اور فرانسیسی اور برہمنی زبانوں میں کیا یہ مسلمانوں کو یہ تو جتنی نہیں کہ وہ قرآن کلاور دین کی کتابوں
کا ترجمہ غیر زبانوں میں خصوصاً کافروں کی زبانوں میں کر کے اس کے لاکھوں ہزاروں فحش کافروں میں پھیلا دی تاکہ وہ بچے دین شریف
سے واقف ہوں۔ نصاریٰ نے اہل دین ایسا غراب کر لیا ہے کہ غافل آدمی اگر دارا بھی اپنی اصل سے کام لے تو اس کو یہ دین تو معلوم ہوتا
ہے۔ تین خدا کا ایک خدا اور ایک کے تین لیسک دہلی بات ہے جو کسی کے ذہن میں نہیں آتی پھر یہ کہنا کہ جو صلی خدا کے بیٹے ہیں باوجودیکہ
صلی کھاتے تھے اور پچتے تھے اور مجھے تھے اور سوچتے تھے اس سے بھی زیادہ خوف تھیں اور ہمد لاہل ہے تو وہ موت کے زود سے کم عقول
اور بے اقوالوں میں سکی پھینکا جاتا ہے اسلام کا تو دین ایسا صاف اور کھرا ہے لوٹ ہے جس میں سوائے ایک سچ خدا کے برحق کے جس نے
ہم کو اور آجہان اور زمین اور سب مخلوقات کو پیدا کیا کسی اور کی پرستش نہیں اور اس دین میں کوئی بات اصل کے خلاف نہیں جیسے اور دینوں
میں پائی جاتی ہے پھر یقیناً ہے کہ اگر مسلمان نصاریٰ کی نسبت اپنے پیدائے دین کے پھیلاتے میں عطر مضمر بھی کو خشک کریں تو اس کا اثر
نصاریٰ کی کو خشکی سے کہیں زیادہ ہو گا اور چونکہ اس زمانے میں لوگوں کا دھن علم کی طرف زیادہ ہے پس اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ سب
دینوں میں اسلام کو ترجیح دیں گے اور شرک، کفر کو چھوڑ کر خدا کے برحق کی ذمہ کے قائل ہوں گے جو سب سے اعلیٰ دین اسلام کا ہے سب سے
دست لائق طور پر ہو سکتی ہے کہ لوگ قرآن و حدیث کا ترجمہ کافروں کی زبانوں میں کریں کہ اسلام کی حقیقت کے دلائل بمقابلہ اور
ذہب کے نہایت صاف طور سے کھ کر ایک قوم کے کافروں میں پھیلا دی کہ کافروں کی زبانیں سیکھ کر ان کے ملک میں جا کر زبان
پہرہ و نصیحت اور دعوت کریں بگداد

(۳۸۷) یہ شخص نے اس واسطے کہا کہ فراموشی کو حدیث کی قدر ہو اور وہ اس کو یاد رکھے سبحان اللہ اگلے لوگوں نے دین کے واسطے کسی
کسی بے اہمی کو خشکی کی ہیں کہ ایک ایک حدیث سننے کے واسطے ستروں کا سفر اور تکلیفیں اٹھائیں۔ اگلے ان کو جرات خیر دے دے تمام حق

کو دو ہر ثواب ہے اور ایک اس عظام کو جو اللہ کا حق ہوا کرے اور اپنے میاں کا بھی اس کو دو ہر ثواب ہے اور ایک اس شخص کو جس کے پاس ایک لوطی ہو اچھی طرح اس کو کھلا دے اور پلاوے بعد اس کے اچھی طرح تعلیم اور تربیت کرے پر اس کو آزاد کرے اور اس سے نکاح کر لے تو اس کو بھی دو ہر ثواب ہے۔ ہر شخص نے غرسانی سے کہا تو یہ حدیث کے لیے ہے ممت کے نہیں تو ایک شخص اس سے چھوٹی حدیث کے لیے دینے تک سزا کیا کر تھا۔

أَجْرَانِ وَعَثَّةٌ مَمْلُوكٌ أَذَى حَقِّ اللَّهِ تَعَالَى وَحَقِّ نَبِيِّهِ فَلِلَّهِ أَجْرَانِ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أُنْثَى فَقَذَاهَا فَأَحْسَنَ عِلَاقَتَهَا ثُمَّ أَقْبَهَا فَأَحْسَنَ أَذْيَهَا ثُمَّ أَغْتَفَهَا وَتَوَضَّعَ لَهَا فَلِلَّهِ أَجْرَانِ ((ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ لِلْحَرَّاسِيِّ سَمِعْتُ هَذَا فَحَدَّثْتُ بِخَيْرِ شَيْءٍ فَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ نَرَجُلًا لِمَا قُوتُ هَذَا إِلَى الْعِدَّةِ.

۳۸۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
باب حضرت عیسیٰ کے نازل ہونے اور ان کے شریعت محمدی کے موافق چلنے کا بیان

۳۸۸- عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَعْنَةُ بَابُ تَزْوِيلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ خَاكِمًا بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

۳۸۹- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ قریب ہے جب ہمیں گے عیسیٰ مریم کے بیٹے تم لوگوں میں اور حکم کریں گے موافق اس شریعت کے اور انصاف کریں گے اور توڑ ڈالیں گے

۳۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَاللَّهِ نَفْسِي بَيْنَهُ لَيُوشِكُنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاكِمًا

وہ مسلمانوں کی طرف سے اس لیے کہ ان کا ایمان سب مسلمانوں پر ہے۔ خودی نے کہا اس حدیث سے بڑی فضیلت تھی اس میں کتاب کی جو مسلمان ہو جائے اور اس نظام کی جو خدا کے اور مہاں کے دونوں کے حقوق ہوا کرے اور اس شخص کی جو اپنی لوطی کو آزاد کرے اس سے نکاح کر لے۔

(۳۸۹) خودی نے کہا حضرت عیسیٰ توڑ ڈالیں گے سولی کو اس سے یہ لگتا ہے کہ شکر ہے اور ہر عیب اور باطل کے آفات جیسے ہمارے اور تہذیب و غیرہ توڑ ڈالنا چاہیے اور سور کا ہر ذائقہ بھی اسی قسم میں سے ہے اور اس میں دلیل ہے اس مذہب کی جو عقیدہ ہے کہ سور کو ہم جہاں پادری اگرچہ دہرا لکڑ میں ہو اور ہم کھادوں اس کے گل پر تو گل کریں اس کو اور یہ قول شہادہ ہے کہ اس کو چھوڑ دیں۔ اور یہ جو رسول اللہ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ موقوف کر دیں گے جزیہ کو یہی صحیح معنی ہے حدیث کا معنی اس جہان میں کافروں کو حکم ہو گا یا مسلمان ہوں یا قتل کے ہاں جزیہ لینا موقوف کیا جائے گا یہاں کہا ہے ہم اور سلیمان خطابی نے اور قاضی حاض نے قتل کیا بعض علماء سے کہ حضرت عیسیٰ جزیہ مقرر کریں گے سب کافروں پر اور اسی وجہ سے مہل کی زیادتی ہو گی پر یہ صحیح نہیں ہے اور تمناک معنی ہوئی ہے جو خطابی نے کہا اور اسی طرف گئے ہیں جسود علیہ مگر اس صورت میں یہ اعتراض ہو چکا ہے کہ یہ حکم تو خلاف شریعت محمدی ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ موافق شریعت محمدی کے حکم کریں گے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم شریعت محمدی کے خلاف نہیں ہے اس لیے جزیہ لینے کا حکم اسی وقت تک ہے جب تک حضرت عیسیٰ ہمیں اور جب یہ امر حدیث میں صریح ہے تو یہ حکم ہماری شریعت محمدی کا اور نہ عیسیٰ علیہ السلام کا اور یہ جو فرمایا بہت دیر کے مہل کو تو قتل

مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنَزِيرَ وَيَبْذُرَ الْحَبَّ وَالْحَبَّةَ وَيَقْبِضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَبْقِيَ لَهُ شَيْءٌ مِنْهُ (۳۹۰)۔

سولی کو (جو نصاریٰ نے بنا رکھی ہے اور اس کی پرستش کرتے ہیں) اور مار ڈالیں گے سور کو اور موقوف کر دیں گے جزیہ کو اور بہت دیں گے مال کو یہاں تک کہ کوئی نہ لے گا اس کو۔

۳۹۰۔ عَنْ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ((إِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلًا)) وَفِي رِوَايَةِ يُوسُفَ حَكَمًا عَادِلًا وَلَمْ يَذْكُرْ ((إِمَامًا مُقْسِطًا)) وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ حَكَمًا مُقْسِطًا كَمَا قَالَ اللَّيْثُ وَفِي حَدِيثِهِ مِنَ الزِّيَادَةِ ((حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفَرَعُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا كَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ النَّبِيُّ

۳۹۰۔ زہری سے دوسری روایتیں بھی ایسی ہی ہیں ابن عیینہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عیینہؓ امام ہو گئے انصاف کرنے والے اور حاکم ہو گئے عدل کرنے والے اور یونسؑ کی روایت میں ہے کہ حاکم ہو گئے عدل کرنے والے اور اس میں یہ نہیں ہے کہ امام ہو گئے انصاف کرنے والے جیسے لیث کی روایت میں ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عیینہؓ اتنا مال بہاویں گے کہ ایک سجدہ اس زمانے میں ساری دنیا سے بہتر ہو گا پھر ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ اگر تمہاری جگہ پر آیت پڑھو کوئی ایسا نہیں ال کتاب میں سے جو ایمان نہ لاوے عیینہؓ پر ان کے مرنے سے پہلے۔

مطلب یہ ہے کہ عدل اور انصاف کی وجہ سے برکت بہت ہوگی اور مال بڑھ جاوے گا یا زمین اپنے خزانے نکال دے گی جیسے دوسری حدیث میں آیا ہے یا لوگوں کی رغبت مال کی طرف نہ ہوگی بوجہ قرب و قیامت کے اس وجہ سے مال بہت بڑھے گا اور اللہ خوب جانتا ہے اصل حال کو۔

(۳۹۰) یعنی لوگوں کی رغبت اس زمانے میں عبادت کی طرف زیادہ ہوگی بوجہ قرب قیامت کے اور مال سے نفرت ہوگی تو ایک سجدہ ان کے نزدیک دنیا و فیہا سے بہتر ہو گا اور قاضی میاضؒ نے کہا ایک سجدہ کا ثواب اس زمانے میں ساری دنیا کا مال تصدق کرنے سے زیادہ ہو گا کیونکہ مال کی اس وقت احتیاج نہ ہوگی بہ سبب کثرت کے اور سجدہ سے مراد بھی ظاہری معنی ہے سجدہ کلی نماز مقصود ہے یعنی عیینہؓ جب اتریں گے تو ان کے زمانے میں جو ال کتاب ہو گئے وہ ایمان لاویں گے ان پر اور یقین کریں گے اپنی غلطی کا اور جانیں گے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کی لوطی کے بیٹے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو ہریرہؓ کا مذہب ایسا تھا کہ قرآن میں جو فعل موقعہ کی ضمیر ہے وہ حضرت عیینہؓ کی طرف پھرتی ہے اور ایسی قول ہے ایک جماعت مفسرین کا اور اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ وہ ضمیر ال کتاب کی طرف پھرتی ہے اور معنی آیت کا یہ ہے کہ کوئی ال کتاب میں سے ایسا نہیں جو اپنے مرنے سے پہلے عیینہؓ پر ایمان نہ لاوے یعنی جان نکلنے کے وقت اس کو حق بات کھل جاتی ہے کہ میں جو عیینہؓ کو محاذ اللہ خدا کا بیٹا جانتا تھا یہ غلط ہے پر اس وقت کا ایمان قائم نہ دے اس واسطے کہ وہ حالت نزاع اور سکرات ہے اور ایسی حالت میں قول اور فعل کسی کا اعتبار نہیں اور ایسی حالت میں نہ اسلام صحیح ہے نہ کفر نہ وصیت نہ حج نہ عقیقہ نہ اور کسی قسم کا عقد کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں جو برائے کیا کرتے ہیں جب موت آن پڑتی ہے تو کہتے یہاں اب ہم نے توبہ کی اور یہ مذہب زیادہ ظاہر ہے کیونکہ پہلے مذہب کے موافق آیت خاص ہو جاتی ہے اس کتابی سے جو حضرت عیینہؓ کے زمانے میں ہو گا اور دوسرے مذہب کے موافق ہر ایک کتابی کے لیے عام رہتی ہے اور مزید ہے اس کی قرأت قبل موقعہ کی اور بعضوں نے یہ کہا کہ یہ کی ضمیر ہمارے پیغمبر کی طرف پھرتی ہے اور موت کی کتابی کی طرف اور معنی آیت کا یہ ہے کہ ہر ایک کتابی ایمان لاوے گا ہمارے پیغمبر پر اپنے مرنے سے پہلے۔ واللہ اعلم (تو دی)

۳۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَاللَّهِ لَيَبْرَأَنَّ ابْنُ مَرْثَمٍ حَكْمًا عَادِلًا فَلْيَكْسِرُوا الصَّلِيبَ وَلْيَقْتُلُوا الْحَبِيرَ وَلْيَضَعُوا الْعُرَّةَ وَلْيَتَرَكُوا اللَّيْلَاصَ فَلَا يَسْتَعِيَ عَلَيْهَا وَلْيَنْفَعُوا الشُّخَّاءَ وَالنَّاعِضَ وَالنَّحَاسُذَ وَلْيَدْعُوا إِلَى الصَّالِ فَلَا يَغْلِبُهُ أَحَدٌ))

۳۹۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم خدا کی مریح کے بیٹے اتریں گے آسمان سے اور وہ حاکم ہونگے عدل کریں گے تو توڑ ڈالیں گے صلیب کو اور مار ڈالیں گے سور کو اور موقوف کر دیں گے جزیہ کو اور چھوڑ دیں گے جو ان لوٹ کو۔ پھر کوئی محنت نہ کرے گا اس پر اور لوگوں کے دلوں میں سے کپت اور دشمنی اور جھگڑا جاتی رہے گی اور بلا دیں گے وہ لوگوں کو مال دینے کے لیے لیکن کوئی قبول نہ کرے گا (اس وجہ سے کہ حاجت نہ ہوگی اور مال کثرت سے ہر ایک کے پاس ہوگا)۔

۳۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْثَمٍ إِلَيْكُمْ وَأَمَّاكُمْ مِنْكُمْ))

۳۹۲- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیسے ہو گے تم جب مریح کا بیٹا اترے گا تم لوگوں میں اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

۳۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْثَمٍ إِلَيْكُمْ وَأَمَّاكُمْ))

۳۹۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب مریح کے بیٹے اتریں گے تم میں اور امامت کریں گے تمہاری۔

۳۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ إِلَيْكُمْ ابْنُ مَرْثَمٍ فَأَمَّاكُمْ مِنْكُمْ)) قَالَتْ لَأَبِي دَلِيبٍ إِنَّ

۳۹۴- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب مریح کے بیٹے اتریں گے تم لوگوں میں پھر امامت کریں گے تمہاری تم ہی میں سے (ولید بن مسلم نے کہا) میں نے ابن ابی ذئب سے کہا مجھ سے اور اسی نے حدیث بیان کی زہری سے

(۳۹۱) یعنی کوئی اس کی پروا نہ کرے گا نہ اس کی طاعت کرے گا نہ اس کے دینا کے مال بے حد چرے ہونگے لوگوں کو حاجت نہ ہوگی اور دوسرے قیامت قریب ہوگی لوگ ہندی ہندی اپنے منہ کی فکر کریں گے۔ قاضی عیاض نے اور صاحب مطالع نے کہا لا یسعی علیہا کے معنی یہ ہیں کہ اس کی زکوٰۃ نہ لگیں گے اس وجہ سے کہ زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ ہو گا اور یہ تاویل باطل ہے کئی وجہ سے اور صواب وہی ہے جو معنی ہم نے بیان کیا۔ (تووی)

(۳۹۳) یعنی تابع ہو گئے شریعت محمدی کے اور پیروی کریں گے قرآن اور حدیث کی تو حضرت عیسیٰ اگرچہ ظہیر جس پر ان کی پیروی کا زمانہ ظہیر کے ظہور پر ختم ہو گیا اب جو وہ دنیا میں آویں گے تو ہمارے ظہیر کی امت میں شریک ہو کر قرآن و حدیث کے موافق عمل کریں گے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ خود مجتہد مطلق ہوں گے اور قرآن و حدیث سے احکام تائیس کے ہر کسی مجتہد کے تابع نہ ہونگے اور یہ بات حیدر اعظمی ہے کہ ظہیر ایک مجتہد کا مقلد ہو اور باطل ہے وہ خیال مذہب کا کہ عیسیٰ امام ابو حنیفہ کے مذہب پر چلیں گے بلکہ ایسے خیال میں تو ہیں حضرت عیسیٰ کی نفی ہے اور جن حنفیہ نے ایسا خیال کیا ہے ان کا علماء متقیین نے رد کیا ہے اور خود حنفی مذہب کے علماء نے بھی

انہوں نے نافع سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اس میں یہ ہے کہ لام تمہارا تم ہی میں سے ہو گا ایمان ابی زعب نے کہا تو جانتا ہے اس کا مطلب کیا ہے لامت کریں گے تمہاری تم ہی میں سے؟ میں نے کہا بلکہ انہوں نے کہا لامت کریں گے حضرت عیسیٰ تمہاری تمہارے پیغمبر کی سنت سے۔

۳۹۵- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے بیش ایک گروہ میری امت کا لڑتا رہے گا (کافروں اور مخالفوں سے) حق پر قیامت کے دن تک وہ غالب رہے گا پھر عیسیٰ بن مریمؑ میری امت کے اور اس گروہ کا انہم کہے گا آئیے نماز پڑھائیے (حضرت عیسیٰ سے کہے گا وہ کہیں گے نہیں تم میں سے ایک دوسرے پر حاکم رہیں یہ وہ بزرگی ہے جو اللہ تعالیٰ حمایت فرمائے گا اس امت کو۔

باب اس زمانے کا بیان جب ایمان مقبول نہ ہو گا
۳۹۶- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک آفتاب پچھم سے نہ اٹھے

أَوْرَأَيْكُمْ حَدَّثَنَا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ((وَإِنَّمَا كُنْتُمْ مِنْكُمْ)) قَالَ ابْنُ أَبِي ذَلْبٍ تَفَرَّى مَا أَتَيْتُمْ مِنْكُمْ قُلْتُ تَحِيرُنِي قَالَ فَأَتَيْتُمْ بِكِبَابٍ رَأَيْتُمْ نَارَكَ وَتَعَالَى وَسُئِلَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۹۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((فَإِنَّمَا نَاطِقَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَبْرُلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَى صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا إِنْ بَنَيْتُمْ عَلَى نَحْوِ أَمْرَانِ تَكْرِفَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْآمَةِ))

بَابُ بَيَانِ الزَّمَنِ الَّذِي لَا يَقْبَلُ فِيهِ الْإِيمَانُ
۳۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ

اور اس کو باطل قرار دیا ہے اسی طرح یہ قول کہ امام مہدیؑ کے مقلد ہو گئے یا حضرت خضر ابو منیفہ کے شاگرد تھے یہ سب خرافات ہیں جن پر ایک دلیل بھی کتاب رحمت واصل سلیم سے نہیں اور تعجب ہے ان علماء سے جنہوں نے بے سمجھے ہوئے ایسی باتوں کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے اور جاہل بن باتوں پر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ سے اسید ہے کہ حضرت مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ دونوں قرآن و حدیث کے صحیح و درستی تھے اور اہل حدیث کے مولود و معارف ہو گئے اور مجتہدین کے اختلافات بالکل اٹھ دیں گے اور جو متصحب مقلدین کا کہنا نہ مانیں گے وہ اہل دلیل و خوار ہو گئے جو زعم رہے گا وہ انشاء اللہ تبارے اس کلام کی تصدیق کرے گا اور ہمارا سلام ان دونوں حضرات کی خدمت میں پہنچا دے گا اور ہماری سچی اور کو حشش ان کی دعا خیر سے آخرت میں ایک نرود کلام کی اور اللہ اجر دے تو ہاں نکلے گا اسے خداوند پر ہے ہر ہمارا مالک ہے زندگی اور موت کے بعد اور ہم کو اس کی تلاوی اور زندگی پر غر ہے و یا اور آخرت میں۔ اسے اللہ کے صاحب مالک۔ خداوند کریم ہم کو اپنی تلاوی میں قبول فرما اور اللہ اول الیہ یاد میں لکھوے اور ہم کو کا کرے اپنے شش و محبت میں۔ آمین یا رب العالمین۔

(۳۹۵) کہ اللہ بڑے پیغمبر روح اللہ مسلمانوں کے لام کی اطاعت قبول فرمادیں گے اور ان کے پیچھے لڑ پڑھیں گے ایمان اللہ حضرت عیسیٰؑ کے پیغمبر کی پیروی کریں گے ہمارے پیغمبر نے بھی ایک بار عہد ارض بن حوٹ کے پیچھے لڑ پڑھ گیا ہے دوسرے یہ کہ اس زمانے کے امام مہدیؑ ہو گئے جو قائم مقام ہو گئے رسول اللہ کے اور بڑی فضیلت اور بزرگی والے ہو گئے۔ (راضی ہو اللہ ان سے)

(۳۹۶) اس لیے کہ خدا تو اس ایمان کو منظور کرتا ہے جو طیب پر ہو اور جب نشانیاں نکل گئیں اور قیامت آگئی اس وقت تک کافر

النَّشْئُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا حُلِقَتْ مِنْ مَغْرِبِهَا أَمِنْ ۖ بِحَرْبِ آفَاقٍ يَجْتَمِعُ فِي نَظَرِ اس وقت سب آدمی ایمان لادیں
النَّاسُ كُلُّهُمْ أَسْمَقُونَ خِيَمَتَهُ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا ۖ (خدا پر اتنی بڑی نشانی دیکھ کر) لیکن اس دن کا ایمان قائم نہ

کے اور سب ہی کو خدا ہی یقین ہو جائے گا۔ حاضری کا منظر نے کہا یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اہل حدیث اور فقہاء اور حکامین
السلطہ کے نزدیک مگر باقی نے (باقیہ) ایک فرقہ ہے صوفیہ میں سے جو ساری آیتوں اور حدیثوں کو ظاہری معنی سے سمجھ کر ایک دوسرا
ی معنی نکالتے ہیں اور خلاف ہے صحابہ اور تابعین اور ائمہ دین کا وہ یہ فرقہ چھوڑ چکا ہے نجدی اور فلسفی اور دہریہ جیسوں کا اس میں جاہلی
کی ہے۔ اچھا۔

حرم کہتا ہے کہ میں نے اہل باطن کی جماعت پر ایک مدت تک غور کیا اور ان کے ظل اور اسباب کو دیکھا تو اکثر عجائبات کرنے
والوں کے لیے عقیدت ہوئی بلکہ جو تہذیب انہوں نے اپنے ساتھ لے کر لی تھی اس سے وہ چند نیکو عقائد حاصل ہوئے تھے جن میں
یہ عقائد تھے کہ ہر آدمی کی اپنی جہت ہے اور یہ ایک دوسرے سے شہان کا خدا اس سے بد میں رکھے اسی قسم کی ہے جہل
استور کے ساتھ استیلا کے اور جہل نزول کے ساتھ نزول رحمت کے اور جہل سج اور ہر دو غیرہ صفات اللہ کی اور بعض جماعت انکی
دیکھیں کہ ان میں طے جہل موافق عقیدہ صاحب جہل کے معلوم نہیں ہوئی۔ اب اس جہل کا کہہ دو وہ سے خالی نہیں یا تو وہ عقیدت اس
عقیدہ پر نہیں جس کو وہ ظاہر کرتا ہے بلکہ وہ عقیدہ اپنے تئیں ذلیل اور سوانہ کرنے کے لیے یا اس آیت سے بچنے کے لیے اس نے صرف
زہن سے اپنی طرف مٹوب کیا اور بعد از اس حماقت اور سخاوت میں جہل کی ضرورت نہ ہونے کی صورت میں بھی جہل کر رہا ہے۔

اس حدیث میں جہل یہ آیا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک آفتاب بجگم سے نہ نکلے تو بیل منہ نے اس کو اپنے ظاہری معنی پر
محمول کیا ہے کہ آفتاب کا بجگم سے نکلنا نہ ممکن ہے نہ خلاف عقل نہ خداوند کریم کی قدرت کاملہ سے بکھریا ہے اس لیے کہ جس نے زمین
کو مغرب سے مشرق کی طرف متحرک رکھا وہ تیار کے فتح کرے وقت اگر اس کو مشرق سے مغرب کی طرف کر دے تو کیا مشکل ہے اب
باقیہ نے جو اس حدیث میں جہل کی توجہ دل سے ظاہر نہیں کیا کہ وہ باقیہ ہیں اور حقیقت دہریہ اور فلسفی اور نجدی اور خداوند کریم کے
اللہ کرنے والے ہیں اس صورت میں تو انہیں جہل کی ضرورت ہے پر جو عقائد اس قسم کا عقائد کہ خداوند کریم اس کی صفات کاملہ جیسے
علم اور قدرت وغیرہ کا منکر ہو تو اس کی ضرورت ہی کیا ہے کہ پہلے قرآن اور حدیث کو تسلیم کرے اور بعد اس کے جہل کے وہ یہ کہ اس کے
خود یک توہین اور ملت کوئی چیز نہیں اور اس نے توحید کا نہ دی (سوال اللہ تعالیٰ اور خبری کی بھرا پیسے لوگوں سے جب آیا عقیدہ حدیث میں
عجائبات معلوم ہوتی ہیں تو اور زیادہ اگلی حماقت اور جاہلی کا مجموعہ ہو جاتا ہے۔ اسی قبیل سے ہے جو اہل باطن اہل اللہ نے اللہ سے نہانے میں
سجرات اور دھڑکی اور مشرکہ شرک و طبرہ میں جہل کی ہے اور فرشتوں اور شیاطین اور جنوں کا تیار کیا ہے یا یہ وہ باقیہ ہیں جو خداوند کریم اور اس کی
صفات کاملہ اور اصول دین کے قائل اور معترف ہیں بھرا پیسے لوگوں کو کون کی ضرورت آن پڑی ہے جو اس حدیث میں جہل کی یہاں یہ امر
یعنی آفتاب کا بجگم سے نکلنا یہاں ہے جیسے آفتاب کا یہاں سے نکلنے میں کسی قسم کا عقیدہ نہیں کسی طرف سے بجگم سے نکلنے میں بھی کوئی عقیدہ
نہیں اور یہاں اور بجگم اور جہل اور جواب یہ چاروں جہتیں اعتباری ہیں اور ہر ایک ملک اور قطر زمین کے لحاظ سے ان میں جہل اور عقیدہ ہوتا
ہوتا ہے۔ عرض نہیں میں نہ مشرق ہے نہ مغرب بلکہ آفتاب چھوٹے ملک اقل کے قریب اس کے ہوا رہتا ہے اور چھوٹے ملک اس کے چھوٹے
خدا اس کے طور اور غروب آفتاب کو اگر موافق قواعد فلسفہ قدیم کے دیکھیں تو زمین کے ایک ذرا سی حرکت غیر معمولی سے جو خانے عالم
کے وقت قیاس سے بعد جسکا نقطہ مشرق مغرب اور نقطہ مغرب مشرق ہو سکتا ہے اور اگر موافق فلسفہ جدید کے دیکھیں تو زمین کی حرکت الائی
بہا اپنے محور پر ہے اور حرکت دہریہ جو گرد آفتاب کے ہے دونوں معلول ہیں جذب اور کشش آفتاب اور ثقل الائی زمین کی بھرا جب